103419 ـ كيا مرد سر كے بال لمبے كر سكتا ہے ؟

سوال

كيا مرد كے ليے لمبےبال ركھنے جائز ہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

مرد كے ليے لمبے بال ركھنا جائز ہيں، ليكن اسے ان كى ديكھ بھال اور خيال كرنا ہوگا، تا كہ وہ قبيح المنظر نہ ہوں، بلكہ اچھا منظر پيش كريں، انہيں كنگھى كرے، اور تيل لگائے، ليكن ان كا خيال ركھنے ميں مبالغہ اور اسراف سے كام نہ لے.

اس كى دليل ابو داود اور نسائى كى درج ذيل حديث ہے:

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك بچے كو ديكھا كہ اس كے كچھ بال منڈے ہوئے تھے، اور بعض ركھے ہوئے تھے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں اس سے منع كرتے ہوئے فرمايا:

" يا تو سارے مونڈ دو، يا پھر سارے ركھ لو "

ابو داود حديث نمبر (4195) سنن نسائى حديث نمبر (5084) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح نسائى ميں اس حديث كو صحيح قرار ديا ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس كے بال ہوں تو وہ ان كى تكريم كرے "

سنن ابو داود حديث نمبر (4163) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ابو داود كی شرح "عون المعبود " میں اس حدیث كی شرح كرتے ہوئے لكھا ہے:

" یعنی وہ بالوں كو خوبصورتی سے سنوارے، اور اسے دھو كر صاف كرے، اور تیل لگائے، اور كنگھی كرے، اور انہیں بكھرے ہوئے مت چھوڑے، كیونكہ صفائی منظر كو اچھا اور خوبصورت بناتی ہے اور یہ پسندیدہ بھی ہے " انتہی.

لیكن اگر بال لمبے كرنا لوگوں میں غلط اور قبیح سمجھا جاتا ہو، یا پھر صرف یہ كام ایسے لوگ كرتے ہوں جو لوگوں میں نچلے درجہ كے ہوں تو پھر ایسا نہیں كرنا چاہیے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" سر كے بالوں كو لمبا كرنے میں كوئی حرج نہیں، كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے بال بعض اوقات كندھوں تك لمبے ہو جاتے تھے، تو یہ اپنی اصل پر ہی ہے، اس میں كوئی حرج نہیں، لیكن اس كے باوجود یہ عادات اور عرف كے تابع ہے، اس لیے اگر كسی معاشرے اور عرف میں یہ عادت ہو كہ وہاں لمبے بال صرف ایك مخصوص غلط قسم كا گروہ ركھتا ہو، تو پھر اہل مروؤت كے لیے ایسا نہیں كرنا چاہیے، اس لیے كہ لوگوں كی عادات اور عرف نچلے اور گرے پڑے افراد سے آتی ہیں!

اس لیے بال لمبے ركھنے كا مسئلہ ان مباح اشیاء میں شامل ہوتا ہے جو لوگوں كی عادات اور عرف كے تابع ہے، لہذا جب لوگوں كی عادت اور عرف میں ہو كہ ہر شخص شریف اور غیر شریف افراد سب ایسا كرتے ہوں تو پھر اس میں كوئی حرج نہیں، لیكن اگر ایسا صرف گرے پڑے لوگ ہی كرتے ہوں تو پھر شرف و مقام اور مرتبہ ركھنے والے شریف افراد كو ایسا نہیں كرنا چاہیے، اور اس پر یہ اعتراض نہیں ہوتا كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم جو كہ سب سے افضل اور اعلی مقام و مرتبہ ركھتے ہیں ان كے بال لمبے تھے، كیونكہ اس مسئلہ میں ہماری رائے یہ ہے كہ بال ركھنا سنت اور عبادت میں شامل نہیں، بلكہ یہ عادات اور عرف كے تابع ہے " انتہی

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب.

اہمیت كے پیش نظر آپ سوال نمبر (69822) كے جواب كا مطالعہ ضرور كریں، اس میں ہم نے ابن عبد البر رحمہ اللہ كی اس مسئلہ میں بہت ہی نفیس كلام نقل كی ہے، جس كا مطالعہ كرنا بہت بہتر ہے.

واللہ اعلم .